محمد ارشد کمال

خلافت صدیقی پر نبوی اشارے

نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے متفقہ طور پر سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنا حاکم اور خلیفہ منتخب کرلیا۔

امام ابوبکر آجری (المتوفی: 360ھ) فرماتے ہیں: آپ لوگ یہ بات جان لیں! اللہ تعالیٰ ہم پر اور آپ پر رحم فرمائے کہ جو شخص اسلام کا پیروکار ہو اور جسے اللہ تعالیٰ نے ایمان کا ذائقہ چکھایا ہو، وہ اس بارے میں اختلاف نہیں کرے گا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد خلیفہ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ کسی مسلمان کے لیے اس کے علاوہ مؤقف اختیار کرنا جائز نہیں ہے اور یہ چیز دلائل کے ذریعے سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلافت کے حوالے سے خصوصیت عطا فرمائی، نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خصوصیت عطا کی اور اپنی وفات کے بعد بھی ان کے بارے میں حکم دیا۔ (الشریعة، ص: 441)

گو آپ ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں واضح طور پر تو کسی صحابی کا نام بطور خلیفہ پیش نہیں کیا، تاہم آپ ﷺ نے ایسے کئی ایک اشارے ضرور فرمائے جن سے یہ بات بخوبی سمجھ میں آتی ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے بعد خلافت صدیقی کی پیشین گوئی فرمائی اور سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کو خلیفہ بنانے کا حکم دیا۔ اس مضمون میں چند اشارات بیان ہوں گے:

① :...... آپ ﷺ نے اپنی مرضِ وفات میں فرمایا: ''ابوبکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' عرض کیا گیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ بے حد نرم دل اور رقیق القلب انسان ہیں، وہ آپ کی جگہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ آپ ﷺ نے پھر وہی حکم دیا تو پھر وہی عرض کیا گیا۔ پھر تیسری بار آپ نے فرمایا: ''تمھاری مثال صواحب یوسف کی سی ہے، ابوبکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' چنانچہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے

لگے۔‘‘(صحيح البخاري، ح : 664)

نبی کریم ﷺ کا اپنی مرض وفات میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مصلیٰ امامت پر کھڑا کرنا اورسیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ان تمام ایام میں لوگوں کی امامت کروانا اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ نبی ﷺ کے بعد امامت وخلافت انھی کو ملنے والی ہے اور وہی خلیفہ بنیں گے۔

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو انصار نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم میں سے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا: اے انصار کے گروہ! کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اللہ کے رسول نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امامت کا حکم دیا تھا؟ تم میں سے کون ہے جو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مقدم ہونا چاہتا ہے؟ انھوں نے کہا: ہم اس بات سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھیں۔

(مسند أحمد: 21/1 و إسناده حسن)

معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کا اپنے ایام مرض میں سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مصلیٰ امامت پر کھڑے کرنا اس بات کا اشارہ تھا کہ آپ ﷺ کے بعد وہی خلیفہ ہوں گے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اس اشارے کو سمجھ گئے تھے۔

②:...... حجۃ الوداع سے ایک سال پہلے نبی ﷺ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا تھا۔(صحيح البخاري : 4657)

آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں امارت حج کے منصب پر فائز ہوئے گویا نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں آپ کو نماز میں اپنا نائب بنایا اور حج میں بھی۔ آپ ﷺ کا نماز اور حج جیسے اہم امور میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمانا بھی اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آپ ﷺ کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی خلیفہ ہوں گے۔

③:......ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے اسے (اب کی دفعہ لوٹ جانے اور) پھر کبھی دوبارہ آنے کا حکم دیا۔ اس نے کہا: اگر میں آؤں اور آپ نہ ملیں تو؟ گویا وہ کہنا چاہتی تھی کہ اگر آپ وفات پا جائیں تو (کس سے ملوں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر میں نہ مل سکوں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جانا۔'' (صحیح البخاري : 7220)

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر استدلال کیا ہے۔ آپ نے اس حدیث پر خلافت کا عنوان قائم کیا ہے۔

علامہ ابن ملقن رحمہ اللہ (المتوفی 804ھ) فرماتے ہیں: اس حدیث میں یہ تصریح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا جائے گا اور اس حدیث میں شیعہ کے اس قول کا رد ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصریح کی تھی، اسی طرح ان رافضیوں کے قول کا بھی رد ہے جنھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے کی تصریح کی تھی۔ (التوضيح لشرح الجامع الصحيح: 259/20)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی : 852ھ) فرماتے ہیں: اس حدیث کی شرح میں بعض علماء کا یہ کہنا درست ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ ہیں، لیکن اس میں صراحت نہیں بلکہ واضح اشارہ ہے۔ (فتح الباري : 407/13)

④ :...... وفات سے چند دن پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اس میں فرمایا کہ مسجد میں کوئی دروازہ نہ چھوڑا جائے سب بند کر دیے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازے کے۔''

(صحيح البخاري :3654)

امام ابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی : 354ھ) فرماتے ہیں: اس حدیث میں دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے کیوں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے بارے میں لوگوں کا طمع یہ کہہ کر ختم کر دیا کہ مجھ سے مسجد میں ہر کھڑکی بند کر دو، سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔ (صحيح ابن حبان : 6860)

علامہ ابن بطال رقم طراز ہیں: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی ایک دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس چیز کے ساتھ خاص کیا ہے جس کے ساتھ ان کے علاوہ کسی کو خاص نہیں کیا۔ وہ اس طرح کہ ان کا دروازہ مسجد میں رکھا، تاکہ ان کو امامت میں اپنا خلیفہ بنائیں اس لیے کہ وہ اپنے گھر سے مسجد میں نکل سکیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلا

کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے سب لوگوں کو اس سے روک دیا۔ یہ دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔ (شرح البخاري لابن بطال: 142/3)

علامہ ابن رجب رحمہ اللہ (المتوفی: 795ھ) فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے اس خطبہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خصوصی فضیلت کا ذکر کیا ہے اور مسجد میں ان کے دروازے کے کھلنے سے ان کی خلافت کی طرف اشارہ ہے اور سب لوگوں کے دروازے بند کر دیے ہیں۔ اس نفی میں اشارہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اکیلے ہی آپ ﷺ کے بعد خلافت کے اہل ہوں گے کیوں کہ امام مسجد میں زیادہ آنے کا ضرورت مند ہوتا ہے۔ اسی میں نمازیوں کی مصلحت ہوتی ہے۔ (فتح الباري لابن رجب: 547/2)

علامہ سیوطی رحمہ اللہ (المتوفی: 911ھ) فرماتے ہیں: علماء کا بیان ہے کہ یہ حدیث سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف کھلا اشارہ ہے کیوں کہ آپ مسجد میں کھڑکی کی راہ سے نماز پڑھانے تشریف لاتے تھے۔ (تاريخ الخلفاء، ص :67)

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے تمام دروازے بند کر دیے سوائے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے۔ وہ جنابت کی حالت میں مسجد میں داخل ہوتے۔ ان کا یہی راستہ تھا اور کوئی راستہ نہ تھا۔ (مسند أحمد 331/1۔ سنن الترمذي : 3732 وإسناده حسن)

تطبیق:

ان روایتوں میں تطبیق یہ ہے کہ سد ابواب (دروازے بند کرنے) کا حکم دو مرتبہ دیا گیا۔ پہلی مرتبہ دیا گیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا استثناء ہوا اور وہ اس لیے کہ ان کا باہر آنے جانے کا کوئی دوسرا راستہ نہ تھا اس لیے انھیں استثناء ملا۔ اور دوسری مرتبہ بند کرنے کا جو حکم آیا تو اس سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو استثناء ملا اور اس سے مقصود ان کی خصوصیت اور استحقاق خلافت کا اظہار تھا۔ پہلی دفعہ جب دروازے بند کرنے کا حکم جاری ہوا تو علی رضی اللہ عنہ کا دروازہ چھوڑ کر باقی سب بند کر دیے گئے۔ بعد ازاں لوگوں نے مسجد میں قریب سے آنے کے لیے کھڑکیاں بنا لیں اور ان کو استعمال کرنا شروع کر دیا۔ تب آپ ﷺ نے وفات سے چند روز قبل تمام

کھڑکیاں بھی بند کرنے کا حکم فرما دیا اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کو مستثنیٰ کر دیا۔ اب تمام کھڑکیاں اور علی رضی اللہ عنہ کا دروازہ سب بند کر دیے گئے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو استثناء ملا، اور ظاہر ہے کہ یہ استثناء کسی اختصاص، امتیاز اور وجہ ترجیح کی بنا پر ہی دیا تھا۔ وہ اختصاص یہی تھا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خلافت کے مستحق اور اس پر متمکن ہونے والے تھے سو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے استحقاقِ خلافت بلا فصل کو ظاہر کرنے کے لیے سد ابواب کے عام حکم سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا استثناء فرمایا۔ (مزید دیکھیں، فتح الباري: 20/7)

⑤:...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں خواب میں ایک کنویں پر کھڑا اس سے پانی کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس ابوبکر وعمر آئے۔ ابوبکر نے مجھ سے ڈول لے لیا اور ایک یا دو ڈول کھینچے۔ ان کے کھینچنے میں ذرا کمزوری تھی اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، پھر ابوبکر کے ہاتھ سے وہ ڈول عمر نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں پہنچتے ہی وہ ایک بڑے ڈول کی شکل اختیار کر گیا۔ میں نے ان سے زیادہ کوئی ہمت والا اور بہادر انسان نہیں دیکھا جو اتنی حسن تدبیر اور مضبوط قوت کے ساتھ کام کرنے کا عادی ہو۔ چناں چہ انھوں نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو بھی پانی پلا کر بٹھا دیا۔'' (صحيح البخاري : 3676)

اس حدیث میں بھی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بڑا واضح اشارہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ڈول لیا، یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملے گی۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ڈول کھینچنے میں کچھ کمزوری تھی، یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ ان کی مدت خلافت کم ہوگی اور اس میں فتوحات بھی کم ملیں گی۔

امام شافعی رحمہ اللہ (المتوفی : 204ھ) فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ ''ان (ابوبکر) کے ڈول کھینچنے میں کمزوری تھی۔'' کا معنی ان کی مدت خلافت کا اختصار، ان کی وفات کا جلد واقع ہونا اور اہل ارتداد سے لڑنے میں مصروف ہونے کی وجہ سے ان کا فتوحات اور خلافت اسلامیہ کو توسیع دینے سے رہ جانا اور اس کا موقع نہ ملنا ہے۔

(كتاب الأم: 21/2)

⑥:......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے ایام میں فرمایا: ''اپنے والد ابوبکر اور اپنے بھائی کو بلاؤ تا کہ میں انھیں ایک تحریر لکھ دوں۔ میں ڈرتا ہوں کہ کوئی (خلافت کی) تمنا کرنے والا تمنا نہ کرے اور کوئی کہنے والا یوں نہ کہے کہ میں اس (خلافت) کا زیادہ مستحق ہوں، حالاں کہ اللہ انکار کرتا ہے، اور مسلمان بھی انکار کرتے ہیں کہ ابوبکر کے سوا کسی اور کو (خلافت) ملے۔'' (صحيح مسلم، ح: 2387)

علامہ نووی رحمہ اللہ (المتوفی: ٦٧٦ھ) فرماتے ہیں: اس حدیث میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر واضح دلیل ہے اور مستقبل کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی ہے کہ خلافت کے معاملے میں مسلمانوں میں نزاع ہوگا اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ مسلمان کسی کی خلافت پر متفق نہیں ہوں گے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کو اس لیے بلایا تھا کہ وہ مکتوب لکھ دیں گے کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جانا دشوار اور مشکل تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت سے نماز پڑھنے بھی نہیں جا رہے تھے۔ آپ نے نمازوں میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیا تھا۔

(شرح صحيح مسلم: 273/2، 274)

⑦:......سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے معلوم نہیں کہ میں کب تک تمھارے درمیان رہتا ہوں، لہٰذا تم میرے بعد ان دونوں کی اقتدا کرنا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر و سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کیا۔

(سنن الترمذي، ح: 3663 و إسناده حسن)

اس حدیث میں بھی خلافت صدیقی کی طرف اشارہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔ اس لیے مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ ان کی اقتدا کرنا۔

⑧:......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلیفہ بناتے تو کس کو خلیفہ بناتے؟ انھوں نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو۔ پوچھا گیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو خلیفہ بناتے؟ فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کو۔ پوچھا گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے بعد؟ فرمایا: ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

کو۔اس کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔ (صحیح مسلم، ح: 2385)

یہ روایات اس بات کا قطعی ثبوت ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی ہیں اور پھر ایسے ہی ہوا کہ آپ کی وفات کے بعد سقیفہ بنی ساعدہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور ارباب حل و عقد اور پھر تمام مسلمانوں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی جو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بین ثبوت ہے۔اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے سلسلے میں کوئی شبہ ہوتا یا ان کے خاص اور عام میں اس کے درمیان کوئی اختلاف ہوتا تو وہ سب آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے میں متفق نہ ہوتے اور اگر انھوں نے بیعت کر لی تھی تو دوسرے اس کو جائز قرار نہ دیتے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت پر متفق ہو جانا خلافت صدیقی کے برحق ہونے کے لیے کافی ہے۔ بالفرض اگر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کسی شرعی دلیل سے ثابت نہ بھی ہوتی، اس کی طرف کوئی اشارہ کنایہ نہ بھی ہوتا تو ان کی خلافت کے صحیح ہونے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق اور اجماع ہی کافی تھا۔اللہ ہمیں حق کی پیروی کی توفیق دے۔آمین